سائیکو پیتھ کون ہوتے ہیں؟

(تحریر: ڈاکٹر خالد سہیل)

جب عام لوگ سائیکو پیتھز کے بارے میں سوچتے ہیں تو ان کے ذہن میں ان عادی مجرموں اور سیریل کلرز (serial killers) کا تصور ابھرتا ہے جو اپنی زندگی کا بڑا حصہ کسی جیل میں گزارتے ہیں لیکن ماہرین نفسیات جانتے ہیں کہ سائیکو پیتھز میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دنیاوی طور پر مالدار زندگی گزارتے ہیں لیکن اخلاقی طور پر دیوالیہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ بے ضمیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں بہت سے بظاہر کامیاب انجینئر، ڈاکٹر، وکیل، بزنس مین، مذہبی اور سیاسی رہنما شامل ہوتے ہیں۔ بعض بین الاقوامی کمپنیوں کے صدر اور سربراہ اور بعض تو ملک کے صدر اور وزیر بھی بن جاتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں میں شخصیت کی ایسی کیا کجی ہوتی ہے جو ایک طویل عرصے تک لوگوں کی نگاہ سے اوجھل رہتی ہے۔ ایسے لوگوں کی غیر مہذب اور غیر اخلاقی حرکات اپنے خاندانوں اور معاشروں کے لیے بہت سے جذباتی اور معاشرتی مسائل کھڑے کرتی رہتی ہیں۔ بدقسمتی سے ایسے انسان نہ تو کوئی شرم محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی احساس جرم یا احساس گناہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی تمام غیر اخلاقی حرکات کی تاویلیں پیش کرتے رہتے ہیں۔

اگرچہ psychopaths, sociopaths, antisocial کی اصطلاحات جدید دور کی پیداوار ہیں لیکن ایسے اشخاص کا ذکر تاریخی کتابوں میں ملتا ہے۔ انجیل میں لکھا ہے: ''اس کی زبان پر جھوٹ اور خرافات ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ وہ بستیوں کے قریب چھپ کر معصوموں کا انتظار کرتا ہے جیسے شیر اپنے شکار کی تاک میں رہتا ہے، وہ مجبور اور بے سہارا لوگوں کو گھسیٹ کر اپنے کچھار میں لے جاتا ہے۔ وہ ان کو کچل دیتا ہے۔ بے بس لوگ نڈھال ہو کر اس کی طاقت سے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں، اس کا ہاتھ سب انسانوں کی گردن پر ہوگا اور سب انسانوں کا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا۔''

ارسطو کے ایک شاگرد تھیوفراسٹس نے ایسی شخصیت کو ''بے اصول شخص'' کا نام دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ لوگوں سے قرض مانگتا لیکن قرض واپس نہیں کرتا۔ وہ قصاب سے گوشت خریدتے ہوئے اپنی کسی خدمت کی یاد دہانی کراتا ہے تاکہ وہ اسے زیادہ گوشت دے اور اگر وہ نہیں دیتا تو جاتے ہوئے ہنسی مذاق کرتا ہوا ایک دو ہڈیاں اور بوٹیاں لے اڑتا ہے۔

انیسویں صدی کے ماہر نفسیات فلپ پائنل نے لکھا تھا کہ ایسے لوگوں کی سوچ منطقی ہوتی ہے لیکن اعمال نہایت غیر مہذب اور غیر ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے اعمال مریضانہ ہوتے ہیں لیکن وہ ذہنی مریض نہیں ہوتے۔

بیسویں صدی کے ماہرین نے ہمیں بتایا کہ ایسے لوگ پرسنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہوتے ہیں، شیزوفرینیا کا شکار نہیں ہوتے اس لیے ان کی تشخیص مشکل ہوتی ہے۔ اسی لیے بعض ماہرین ایسی شخصیت کی کجی کو اخلاقی خفقان کا نام دیتے ہیں۔

سائیکو پیتھز کے بارے میں جو کتاب سب سے زیادہ مقبولِ عام ہوئی وہ 1950 میں ہاروی کلیکلی (Hervey M. Cleckley) کی کتاب ''The Mask of Sanity'' ہے۔ یہ کتاب ایسی پراسرار شخصیات کو سمجھنے میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔ کلیکلی نے اس کتاب میں سائیکو پیتھک شخصیت کے مالک لوگوں کی کہانیاں لکھیں اور ثابت کیا کہ ایسے لوگ صرف مجرموں کی صفوں میں ہی کھڑے نظر نہیں آتے بلکہ کئی کامیاب بزنس مین اور سیاسی رہنما بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر اوقات اس لیے پہچانے نہیں جاتے کیونکہ وہ قانون کی زد میں نہیں آتے۔ کلیکلی کا خیال تھا کہ ایسے لوگ ایک نارمل زندگی کا روپ دھارے یا ماسک پہنے رہتے ہیں۔ اسی لیے اس نے اپنی کتاب کا نام ''The Mask of Sanity'' رکھا تھا۔ 1980 میں

ایک اور ماہرِ نفسیات رابرٹ ہیر (Robert Hare) نے کلیکلی کی کتاب کو بنیاد بنا کر ایک سوال نامہ تیار کیا جس کی مدد سے ماہرین نفسیات پولیس افسر، جیلوں اور عدالتوں میں کام کرنے والے لوگ ایسی شخصیت کو پہچان سکتے ہیں۔ ہیر (Hare) نے ہمیں بتایا کہ سائیکوپیتھز کی شخصیت میں جو کجی ہوتی ہے اس کی وجہ سے ان کی شخصیت میں مندرجہ ذیل خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

1۔ شخصیت کی سطحی کشش (superficial charm)

2۔ غرور و تکبر

3۔ تفریح کی غیر موجودگی میں جلد بور ہو جانا

4۔ حد سے زیادہ جھوٹ بولنا

5۔ مکاری اور چالبازی

6۔ احساسِ شرم اور احساسِ جرم کا فقدان (lack of shame and guilt)

7۔ خوشی اور غم کا سطحی پن

8۔ اوروں سے ہمدردی کا فقدان (lack of empathy)

9۔ اوروں کے سہارے زندگی گزارنا

10۔ جلد آپے سے باہر ہو جانا

11۔ بہت سے لوگوں سے بیک وقت جنسی تعلقات رکھنا

12۔ اوائل عمر سے ہی بے راہ روی

13۔ غیر ذمہ داری کی زندگی گزارنا

14۔ اپنے اعمال کے نتائج کو قبول نہ کرنا

چونکہ سائیکوپیتھز بے ضمیر ہوتے ہیں اس لیے وہ نہ تو مذہب کا احترام کرتے ہیں اور نہ قانون کا لیکن چونکہ وہ بہت ذہین ہوتے ہیں اس لیے وہ اپنی چالاکی اور مکاری سے قانون کی زد سے بچ جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت میں ایسی کشش بھی ہوتی ہے کہ بہت سے لوگ انہیں 'نہ' نہیں کہہ سکتے اور وہ اپنی شخصیت کی کشش کا ناجائز فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ سائیکوپیتھز آخری دم تک اپنے مقاصد کے لیے جائز اور ناجائز طریقوں سے لڑتے رہتے ہیں۔

دنیا کے جن ممالک میں نفسیات کی تعلیم عام ہو رہی ہے وہاں زیادہ سے زیادہ لوگ ایسی شخصیات کو پہچاننے لگے ہیں تاکہ وہ ان کے جال میں نہ پھنسیں۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے لیے نفسیاتی اور سماجی مسائل پیدا کرتے ہیں بلکہ اپنے خاندانوں اور معاشروں کو بھی پریشان رکھتے ہیں۔

ماہرین نفسیات امید رکھتے ہیں کہ جوں جوں نفسیات کی تعلیم عام ہو گی توں توں ایسے لوگوں کی کجی بے نقاب ہو گی اور عوام ایسے لوگوں کی چالاکی اور مکاری سے بچ سکیں گے۔

اگر ہم عالمی سیاست کا جائزہ لیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ نجانے کتنے عالمی مذہبی، سماجی، معاشی اور سیاسی رہنما ایسے ہیں جو سائیکوپیتھز ہیں اور عالمی امن کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے لیے غریب ممالک کا استحصال کرنا اور اپنی انا کی تسکین کے لیے ان گنت معصوم جانوں کا قتل کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ایسے لوگ بے ضمیر ہیں اور وہ کسی مذہبی، قانونی یا اخلاقی روایت کا احترام نہیں کرتے۔ ایسے لوگ انسانیت کے مستقبل کے لیے خطرہ ہیں۔